www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

التفسیر والتعبیر

مولانا عزیز زبیدی وادبرٹن

سورۂ بقرہ

(قسط ۱۷)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم تم پر کر چکے ہیں

لہ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (اے بنی اسرائیل) اسرائیل دو لفظوں سے مرکب ہے اور یہ دونوں عبرانی الفاظ ہیں "اِسْرا" اور دوسرا "ایل" اِسْرا کے معنی عبد (بندہ) اور صفوہ (منتخب اور برگزیدہ) کے ہیں۔ اور "ایل" کے معنی اللہ ہیں، یعنی عبداللہ۔

ایل ھو اللہ و اسرا ھو العبد (ابن جریر طبری ص۲۶۲) قال ابن عباس: ان اسراءیل کقولک عبد اللہ۔ (ایضاً)

اور اس سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں، جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد محترم اور پوری نسل بنی اسرائیل کے جد امجد ہیں۔ ایک طویل حدیث میں ہے:

قال ابن عباس حضرت عصابۃ من الیھود نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لھم: ھل تعلمون ان اسرائیل لیعقوب مرض مرضا شدیدا فنا لوا اللھم نعم! فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اللھم اشھد (ابوداؤد طیالسی ص۳۵۷ شھر بن حوشب عن ابن عباس)

قرآن حکیم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے:۔ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ (پ۱۶ ۔ مریم ع)

اسرائیل، کے ایک معنی رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے اور چلنے کے بھی ہیں، یوں معلوم ہوتا ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام شب زندہ دار، تہجد خوان اور رات کو جب دنیا غفلت میں محو خواب ہوتی وہ حق تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز اور محو راز و نیاز ہوتے تھے۔ اس لیے ان کو اسرائیل کے لقب سے نوازا گیا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ (پ۱۲ - یوسف ع ۱)

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا (پ۹ الاعراف ع۱۹) فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا (پ۹ - الاعراف ع۱۹) اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا (پ۱ - بقرہ ع۷)

ان سے بارہ اسرائیلی قبائل بنے، جن پر ہر قبیلے کا اپنا سردار حکمران ہوتا تھا۔

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا (پ۷ - المائدہ ع۷)

حضرت یعقوب علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام نے کنعان (فلسطین) میں بسیرا کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں پورا خاندان مصر جا بسا۔ گو پہلے یہ خاندان حکمران کی حیثیت سے داخل ہوا لیکن بعد میں کئی سو سال بدترین غلامی کی زندگی گزاری اور یہ لوگ خوئے غلامی میں اس قدر پختہ ہو گئے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک عہد میں وہاں سے نجات ملی تو ان کو تیہ کے صحراؤں میں مدتوں رکھ کر بوڑھے غلاموں کے بوجھ سے انھیں ہلکا کیا گیا اور نئی نسل کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے مواقع مہیا کیے گئے۔ تب جا کر کہیں ان کی خوئے غلامی کا علاج ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مدینہ منورہ کو ہجرت فرما ہوئے تو اسرائیلیوں کے کچھ خاندان مدینہ منورہ کے آس پاس آباد تھے، جن کی بڑی بڑی آبادیاں خیبر میں آباد تھیں۔

۱؎ اُذْكُرُوْا (یاد کرو) تفکر بآلاء اللہ اور تذکیر بایام اللہ قرآن کریم کا خاص اسلوب ہے اس کی پوری تفصیل کے لیے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۱۷۶ھ) کی کتاب "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" کا مطالعہ بڑا مفید رہے گا۔ اس سے غرض عبرت و موعظت ہوتی ہے یا امتنان و تشکر کے جذبات کو انگیخت کرنا۔

یہاں پر یہی مؤخر الذکر پہلو ملحوظ ہے کہ وہ ان نعمتوں اور نوازشوں کو یاد کریں جو حق تعالیٰ نے ان پر اور ان کے آباؤ اجداد پر کی تھیں اور سوچیں کہ ان کا تقاضا کیا ہے: انکار اور جحود یا احساس ممنونیت کے ساتھ اطاعت اور شکرگزاری؟

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عقبها بذکر الانعامات الخاصة علی اسلاف الیهود کسر العناد هموء بجاجهم بتذکیر النعم السالفة و استمالة لقلوبهم بسببها (تفسیر کبیر ص۲۱۵ ج۱)

۳۔ نعمتی (میرا احسان، نوازش، انعام واکرام اور فضل وکرم) ان نوازشات کی لسٹ کافی طویل ہے جو حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر کی تھیں۔

غلام تھے جب اقتدار بنا دیے گئے۔ ہر سمت سے ان پر غلامی مسلط تھی، ذہنی بھی اور سیاسی بھی اقتصادی بھی اور معاشرتی بھی، الغرض: جو کمی غلامی نے ان کا کچھ مرنکال کر رکھ دیا تھا مگر رب نے فضل کیا اور ان کو ایسی سرزمین کا وارث بنا دیا جو مادی اور روحانی برکتوں کا سرچشمہ ہے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْهَا (پ۹۔ الاعراف ع۱۶)

ان کی ہدایت کے لیے انبیا بھیجے۔ ان کی روحانی اور مادی فلاح و بہبود کے لیے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خصوصی اہتمام فرمایا۔

وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ (پ۲۱۔ السجدۃ ع۳) وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ (پ۳ آل عمران ع۵)

اختلافات کے مٹانے کے سامان۔ جن امور میں تذبذب، شکوک اور اختلافات رکھتے تھے، خدا تعالیٰ ان پر ان کی صحیح کیفیت واضح فرماتے رہے تاکہ وہ اندھیرے میں نہ رہیں۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ (پ۱۹۔ النمل ع۶)

قدرت کے نمونے ان کو دکھائے۔ قدرت کے نادر نمونے ان کو دکھائے تاکہ ان کو "دولتِ یقین" حاصل ہو۔

وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ (پ۲۵۔ زخرف ع۶)

ان پر بادلوں کا سایہ کیا: وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ (پ۱۔ بقرہ ع۶)

من اور سلویٰ کھانے کو عنایت کیا۔ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی (ایضاً)

فرعون جیسی سیاسی طاقت سے ان کمزوروں کو نجات دے کر اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰکُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ (پ۱۶۔ طٰہٰ ع۵)

ان کے خشکہ سے نکلے تو دریا نے راستہ چھوڑ دیا۔

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا۔ (ایضاً)

راستہ بھی جیسے شاہراہ، دونوں طرف سے جیسے پہاڑ:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ (پ۱۹۔ شعراء ع۳)

چٹان پر لاٹھی ماری تو بارہ چشمے پھوٹ نکلے:

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ (پ۱۔ البقرہ ع۷)

قدرت کے نمونوں کے یہ وہ شاہکار تھے جو صرف بنی اسرائیل نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

بلکہ اس کے ساتھ اپنی آنکھوں سے فرعون کو غرق ہوتے دیکھا۔

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ (بقرہ ع۶)

وَنَجَّيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَجْمَعِينَ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ (پ۱۹۔ شعراء ع۳)

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ (پ۱۱۔ یونس ع۱۰)

وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَتْبَعُوهُمْ مُشْرِقِينَ (پ۱۹۔ شعراء ع۳)

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ (پ۱۶۔ طٰہٰ ع۳)

یہ قدرتِ الٰہی کے وہ نمونے تھے جن کے مشاہدے کے بعد ان کو جذبۂ امتنان و تشکر کے ساتھ خدا کے حضور جھک جانا چاہیے تھا مگر افسوس! اس کی ان کو توفیق نہ ہوئی تو قدرت نے عذاب کی شکل میں، ان پر بیڈک ٹڈی دل، جوئیں اور طوفان مسلط کر دیے اور یہ سب کچھ انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

گو یہ عذاب کی شکلیں ہیں، لیکن ان کے مشاہدہ کے بعد ان کی آنکھیں کھل جاتیں تو یہ بھی خدائی انعام کی ایک شکل ہوتی۔

مقدس تابوت کو فرشتے اٹھا کر ان کو حاضر کرتے ہیں جس میں دل جمعی کے سارے سامان اور مقدس یادگاریں تھیں۔

إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (پ۲۔ بقرہ ع۳۲)

برباد ویرانوں کو انھوں نے اپنی آنکھوں سے معجزانہ طور پر آباد ہوتے دیکھا:

فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (پ۳۔ بقرہ ع۳۵)

امتحانی پرچہ مشاہدہ کیا کہ شکار کے دن مچھلی آتی نہیں، اگلے دن آتیں اور بڑے ٹھاٹھ سے آتیں۔

إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ (پ۹۔ اعراف ع۲۱)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ان کو مار کر زندہ کیا، پھر ایک دو کو نہیں ہزاروں کو:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (پ۲ - بقرہ ع۳)

ان کو بندر بنا ڈالا تاکہ عبرت پکڑیں اور آنکھیں کھولیں:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ (پ۱ - بقرہ ع۸)

قلم کو دریا کے الٹے رخ بہتے دیکھا کہ حضرت مریم کو کس کی سرپرستی میں دیا جائے، چنانچہ وہ حضرت زکریاؑ کے نام پر الٹا بہ نکلا۔

مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ (پ۳ - اٰل عمران ع۵)

مہد (گہوارہ، جھولے) میں ایک نوزائیدہ بچے کو تقریر کرتے دیکھا:

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا (ایضاً) قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ (پ۱۶ - مریم ع۲)

ہم نے قدرت کے ان خوارق اور معجزانہ نمونوں کی تفصیل اس لیے بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص ان سے استفادہ کرنا چاہے تو یہ بجائے خود خدا کا بڑا انعام ہیں، جو بہرحال بنی اسرائیل نے بکثرت مشاہدہ کیے۔ باقی رہا ان کا نتیجہ، سو اس کی تفصیل اپنے موقعہ پر آئے گی، خلاصہ یہ کہ انھوں نے ان نعمائے الٰہیہ کو عموماً اپنے حق میں عذاب بنا لیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

برتری۔ اپنے عہد میں ساری دنیا پر ان کو برتری عنایت کی۔

وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (پ۱ - بقرہ ع۶) وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (پ۲۵ - جاثیہ ع۲)

گو یہ بھی ایک آزمائش تھی، بہرحال یہ برتری ان کو ملی۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ (پ۲۵ - الدخان ع۲)

ان کو کتاب، حکومت اور پیغمبری دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کتاب عنایت کی، اقتدار کی دولت سے نوازا اور حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک نبوت کا سلسلہ ان میں قائم کیا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ (پ۲۵ - جاثیہ ع۲)

وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ (پ۲۴ - مومن ع۶)

يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا (پ۶ - مائدہ ع۳)

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ (پ۲۰ - القصص ع۱)

رزق فراواں اور عزت - اقتصادی اور معاشی خوش حالی اللہ کا بہت بڑا کرم ہے بشرطیکہ ایمان کے تابع رہے۔

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ (ایضاً)

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ (پ۱۶ - طٰہٰ ع۵)

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ (پ۱ - بقرہ ع۶)

آل فراعنہ کے سارے طنطنوں اور نعمتوں کا ان کو وارث بنا دیا۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (پ۱۹ - شعراء ع۳)

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ (پ۲۵ - الدخان ع۲)

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ (پ۱۵ - بنی اسرائیل ع۱)

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ (پ۱۱ - یونس ع۹)

اللہ کے نبی ان کی خوشحالی کے لیے دعائیں کرتے رہے۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ (پ۷ - مائدہ ع۱۵)

ان کے جرموں سے درگزر فرما کر پھر ان پر داد و دہش کی، آل اولاد سے نوازا کہ ایک مؤثر جتھا بن گیا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا (پ۱۵ - بنی اسرائیل ع۱)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

انبیاء بنی اسرائیل۔ انبیاء بنی اسرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بعض خصوصیات ایسی بھی عطا کی تھیں جو دوسروں کے حصے میں کم آئی ہیں۔ مثلاً مادرزاد اندھوں، کوڑھیوں وغیرہ کی شفا بخش مسیحائی: مُردوں کو زندہ کرنا اور مٹی کے پتلوں میں باذنہٖ تعالیٰ جان ڈال دینا۔

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ (پ ۷ - مائدہ ع ۱۵)

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تسبیح وتقدیس کے نغمے گاتے تو پرند، چرند اور پہاڑوں تک جھوم اُٹھتے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً (پ ۲۳ - ص ع ۲)

يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ (پ ۲۲ - السباء ع ۲)

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ہوائیں مسخر کر دی گئی تھیں۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ (پ ۲۲ - السباء ع ۲)

ان کو پرندوں کی زبان سکھا دی گئی تھی۔

وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ (پ ۱۹ - النمل ع ۲)

مچھلی کے پیٹ میں ڈالنے کے بعد زندہ نکال لیے گئے تھے اور وہاں رب کو پکارتے رہے۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ (پ ۲۳ - الصفت ع ۵)

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (پ ۱۷ - الانبیاء ع ۵)

تکمیلِ نعمت۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے جو جو وعدے فرمائے ایک ایک کر کے وہ سب پورے ہوئے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ (پ ۹ - اعراف ع ۱۶)

خصوصاً ان سے فرعون، اس کی غلامی اور استبدادی چیرہ دستیوں سے نجات دلانے، امامت پر فائز کرنے اور جانشینی جیسے مقام رفیع کے وارث بنانے کا جو وعدہ کیا گیا تھا اس نعمت کی بھی اب تکمیل ہوگئی: اس وعدے کا ذکر ذیل کی آیت میں آیا ہے:

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ (پ ۲۰ - قصص ع ۱)

خدا کی ہر بات اچھی ہوتی ہے، وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى میں بھی اچھی بات کا ذکر کیا گیا ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© rasailojarad.com

وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝

اور تم اس اقرار کو پورا کرو جو (تم نے) ہم سے کیا ہے ہم اس اقرار کو پورا کریں گے جو ہم نے تم سے کیا ہے اور ہم ہی سے ڈرتے رہو۔

وہ بنی اسرائیل کے سلسلے سے وہ بول اور فیصلے ہیں جو بنی اسرائیل کے مفاد اور اچھے مستقبل سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ امامت اور توحید کی امانت کی وراثت ہے جو بہر حال ایک دفعہ ان کو دے دی گئی ۔ کہاں ان کی یہ حالت کہ: ان کا ہر نو مولود بچہ چھری تلے رکھ دیا جاتے، ان کی بچیوں کو اپنی خباثت طبع کے لیے زندہ رہنے دیا جائے، بات افراد کی نہیں پوری قوم کی ہے کہ اسے غلامی کے شکنجے میں یوں کس کر رکھ دیا گیا تھا کہ وہ حاکم قوم کے جانوروں کی بھی غلام ہو کر رہ گئی تھی اور اب یہ حالت ہے کہ وہی فرعون ان کے سامنے ذلت کی موت مر رہا ہے، کنعان کی سلطنت ان کی راہ دیکھ رہی ہے، نخرے یہ ہیں کہ جنگلوں میں بھی جہاں کچھ نہیں ملتا وہاں خدا ان کا میزبان ہے۔ پکا پکایا من سلویٰ اتر رہا ہے، اور رہنے کو خدائی سائبان سایہ فگن ہے، الغرض: غلامی کی ذہنیت اور کوفت دور کرنے کے لیے اب (۱) غلامی کے بدلے شاہزادگی جیسے چونچلے ہیں (۲) غلامانہ بیگار اور محنت کے بجائے ان میں مجاہدانہ اسپرٹ پیدا کر کے ان کو اپنی دنیا آپ بنانے کا خوگر بنایا جا رہا ہے۔ پس ان سے کہا جا رہا ہے کہ: اے بنی اسرائیل! کچھ تو سوچو! میرے ان احسانوں کو ہی یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے۔

أَوْفُوا بِعَهْدِي (مجھ سے جو عہد اور قول و اقرار ہے، تم پورا کرو) وَفٰی کے معنی "پورا کیا" کے ہیں اور أَوْفٰی کے معنی ہیں "پورا پورا دیا ہے" ــــ اور وَافٍ پوری چیز کو کہتے ہیں، جس میں کمی بیشی قطعاً نہ ہو۔ وفّٰی (پورا کیا اور پورا پورا چکا دیا) تَوَفّٰی (روح کو قبض کیا اور مدت پوری کی) متوفّیک (پوری مدت کروں گا) الغرض: و، ف، ی کے مادے میں "پورا ہونا" بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھ سے جو قول و قرار کیا ہے اسے پورا کرو، کمی بیشی سے اس کی روح کو داغدار نہ کرو۔

عهد۔ عَہد کے اصلی معنی ذمہ، ضمان، وصیت، پیمان، میثاق شاہی فرمان اور دوستی کی پیہم نگہداشت کرنے کے ہیں۔ یعنی وہ بات جو فریقین نے باہم طے کی ہے جس کا تصور ان کے ذہنوں میں ہے۔ اس کی پوری پوری حفاظت کرنے کو کہتے ہیں۔ عہد اور میثاق کو مزید مؤکد کرنے کے لیے بعض اوقات حلف بھی اٹھاتے ہیں۔ اسے مؤکد عہد یا میثاق اور حلف یا محالفہ بھی کہتے ہیں۔ علماء لکھتے ہیں کہ

© rasailojarad.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عہد سے مراد کبھی وہ صلاحیت اور استعداد ہوتی ہے جو اللہ نے عقلوں میں ودیعت فرمائی ہے، کبھی وہ احکام ہوتے ہیں جو کتاب وسنت کی طرف سے عائد کیے جاتے ہیں، بعض وہ ذمے ہوتے ہیں جو انسان خود اپنے اوپر لازم کرتے ہیں جیسے نذریں اور بعض وہ عہد ہوتے ہیں جو معاہدہ کی شکل میں فریقین کیے جاتے ہیں۔ گو یہاں یہ سب ممکن ہیں تاہم، ہم مؤخر الذکر کی تفصیلات آپ کے سامنے رکھتے ہیں کہ یہ زیادہ معروف ہے۔

میثاق اور معاہدات

قرآن وحدیث میں ان معاہدات کی کچھ تفصیل آگئی ہے جو بنی اسرائیل نے خدا سے کیے تھے۔

اللہ کی غلامی اور لوگوں سے حسن معاملہ۔ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ایک یہ عہد لیا تھا کہ توحید پر قائم رہیں، صرف اس کی عبادت اور غلامی کریں، والدین اقربا، یتیموں، مسکینوں سے اچھا سلوک اور معاملہ کریں، لوگوں سے اچھی گفتگو کریں، کہنا ہو تو ان سے اچھی بات کہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیتے رہا کریں۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (پ۱۔ بقرہ ع۴)

انبیاء پر ایمان اور ان سے تعاون۔ ان کا یہ بھی معاہدہ تھا کہ وہ اللہ کے رسول پر ایمان لائیں گے اور ان سے تعاون کریں گے۔

وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ (پ۶۔ المائدہ ع۳) وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا (پ۶۔ المائدہ ع۱) وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (پ۲۷۔ الحدید ع۱)

احکام الٰہی کی سچی پابندی۔ جو آسمانی کتاب ان پر نازل ہوئی ہے، عہد لیا گیا تھا کہ وہ اس کا دامن تھام کر رکھیں گے اور اس کے اسباق بھولیں گے نہیں۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (پ۱۔ بقرہ ع۸)

خدا کی طرف صرف حق کی بات منسوب کریں۔ جیسے لوگوں کا طریقہ ہے کہ جو بات دل کو اچھی لگی یا جس سے انسان کی اپنی غرض متعلق ہوئی اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں تاکہ اسے قبولِ عام

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

حاصل ہو یا اپنا اُلو سیدھا ہو، حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ بھی ایسے کام نہ کیا کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف وہ بات منسوب کریں جو حق ہو اور صرف حق۔

اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ (پ۹ اعراف ع۱۲)

حق کی نشر و اشاعت۔ اللہ کی طرف سے اُن پر جو حق نازل ہوا اور جو تورات اور انجیل میں موجود ہے اس کے بارے میں حکم ہوتا ہے کہ صرف اسے تھام کر نہیں چلنا بلکہ اسے کھول کھول کر لوگوں کو بتانا بھی ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ (پ۴۔ اٰل عمران ع۱۹)

خونریزی اور جلاوطن کرنے سے پرہیز۔ ان سے یہ بھی عہد لیا گیا تھا کہ قتلِ ناحق اور لوگوں کو گھر سے بے گھر کرنے سے بھی پرہیز کریں گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ (پ۱۔ بقرہ ع۹)

سجدۂ شکر۔ فرمایا کہ جب شہر میں داخل ہوں تو سجدۂ شکر کے ساتھ داخل ہوں۔

وَقُلْنَا ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا (پ۶۔ النساء ع۲۲)

حکم سے تجاوز نہ کریں۔ فرمایا کہ ہفتے کے دن مچھلی کے شکار سے پرہیز کریں۔

وَلَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا (پ۶۔ النساء ع۲۲)

خدا سے سودا۔ یہ لوگ جان و مال خدا کی راہ میں لڑائیں گے، خدا ان کو جنت عطا کرے گا، ان کے لیے فوز و فلاح کی بشارت ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ؕ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (پ۱۱۔ التوبۃ ع۱۴)

کان لگا کر سنو۔ ان سے قول و اقرار لیا گیا کہ خدا کی باتیں غور سے سنیں گے یعنی سنیں گے تاکہ تعمیل کریں۔

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا (پ۱۔ بقرہ ع۱۱)

اپنا عہد پورا کرو۔ بات کر لینا آسان ہے، اس کا پورا کرنا کارِ دارد ہے، اس لیے ان سے فرمایا کہ عہد کر کے پورا بھی کیا کرو۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojarad.com

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا (پ۱۴۔ النحل ع۱۱)

متاعِ قلیل اور عہد۔ فرمایا: متاعِ قلیل کی خاطر رب کے معاہدے ضائع نہ کیا کرو۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔

سوت کات کر توڑو نہیں۔ معاہدہ کر کے خود ہی اس کے بخیے نہ ادھیڑو، جیسے عورت سوت کات کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا (ایضاً)

۵ اَوْفُوْا بِعَهْدِكُمْ (جو قول و قرار میں نے تم سے کیا ہے، میں پورا کروں گا) کیونکہ اللہ کے سب وعدے سچے ہیں اور وہ بات کا ہمیشہ پکا اور سچا ہے۔

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا (پ۔ النساء ع۱۹)

معاہدہ کا فائدہ۔ رب سے جو معاہدہ کیا جاتا ہے وہ خسارے کا سودا نہیں ہوتا، منافع ہی منافع ہوتے ہیں کیونکہ اس کے صلے میں جو عطا ہوگا، لازوال ہوگا۔

اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔

ثابت قدم رہے تو۔ اگر معاہدہ پر ثابت قدم رہے تو صلہ پورا کے بجائے اور زیادہ ملے گا۔

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

اچھی اور پاک زندگی۔ جس نے اس سلسلے میں بہتر کردار پیش کیا ان کو پاک اور اچھی زندگی عطا کی جائے گی۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (ایضاً)

گو یہ آیات عام ہیں تاہم "عہد اللہ" کے سیاق میں ذکر کی گئی ہیں، اس لیے اس لحاظ سے یہ غیر متعلق بھی نہیں ہیں۔

جنت عطا کرے گا۔ یہ عنایاتِ الٰہی صرف دنیوی زندگی تک محدود نہیں، بلکہ پچھلی غلطیوں سے درگزر فرما کر جنت کا بھی وارث بنا دے گا۔

لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

(پ۷۔ المائدہ ع۳)

اللہ کی معیت۔ حق تعالیٰ کی معیت، ملاک الامر کی حیثیت رکھتی ہے، جو لوگ معاہدہ کی پابندی کرتے ہیں،

© rasailojarad.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ